محترم مفتی صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

عرض ہے کہ کمپنیوں میں ملازم کو ریٹائرمنٹ کے موقع پر گریجویٹی دی جاتی ہے ،،جس کی ترتیب یہ ہوتی ہے کہ ملازم کی آخری تنخواہ کو ملازمت کے کل سالوں سے ضرب دیاجاتاہے اور حاصل ضرب کو ملازم کی گریجویٹی سمجھا جاتا ہے مثلاً ایک ملازم نے دس سال ملازمت کی ہے اور اس کی آخری تنخواہ دس ہزار ہے تو اس کی گریجویٹی ایک لاکھ ہوگی،اس فنڈ کو کمپنی اپنے حسابات میں الگ کرتی رہتی ہے (یہ الگ کرنا صرف حساب میں ہوتا ہے ، جبکہ عملاًوہ رقم کمپنی کے کاروبار میں لگی رہتی ہے) جبکہ یہ رقم ملازم کا قانونی حق ہے لیکن دورانِ ملازمت اس کو حاصل کرنے کا استحقاق نہیں ہوتا بلکہ ریٹائرمنٹ کے بعد ہوتا ہے ،چاہے آج ریٹائر ہوجائے یاسالوں بعد۔ دریافت طلب امر یہ ہے کہ کمپنی اپنی زکوٰۃ بناتے وقت اس کی زکوٰۃ دے گی یا منہا کرے گی؟؟جبکہ واضح رہے کہ ملازم بھی اس کی زکوٰۃ ادا نہیں کررہا ہوتا۔

نوٹ:دارالعلوم کراچی کے ہی ایک سابق فتوے(۱۵۸۹ /۷۹) سے معلوم ہوتا ہے کہ اس کی زکوٰۃ نہیں ہوگی ۔

جبکہ جامعہ بنوری ٹاؤن کے منسلک فتوے نیز مجمع الفقہ الاسلامی کی ذیل کی قرارداد سے سے معلوم ہوتاہے کہ اس کی زکوٰۃ کمپنی ادا کرے گی ۔

مجمع الفقہ الاسلامی کی ویب سائٹ پر قرارداد موجود ہے :

زكاة مستحقات نهاية الخدمة، بالنسبة للمؤسسات والشركات:

مكافأة نهاية الخدمة، ومكافأة التقاعد والراتب التقاعدي لدى المؤسسات الخاصة أو الشركات، ومكافأة الادخار التي تطل في حسابات المؤسسات الخاصة أو الشركات لا تخرج من ملكها فلا تحسم من موجوداتها الزكوية، بل تزكى معها.

وإذا كانت هذه المبالغ لدى المؤسسات العامة (الحكومية) فإنها لا تزكى، لأنها من المال العام. http://www.iifa-aifi.org/2171.html

درخواست ہے کہ اس مسئلہ پر دوبارہ غور فرماکر واضح فرمادیں کہ کیا کمپنی کے ذمے گریجویٹی کی زکوٰۃ ادا ہوگی یا نہیں ، نیز یہ کہ اگر کمپنی نے گذشتہ سالوں میں گریجویٹی کی زکوٰۃ ادا نہیں کی تو اب ادائیگی کی کیا ترتیب ہوگی ۔

والسلام

رفیع اللہ

0334 - 6627319

مکان نمبر 301/1 توحید آباد لانڈھی کراچی ۲۲

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجواب حامداومصلیا

گریجویٹی کی رقم کمپنی قابل زکوٰۃ اموال سے منہانہیں کرسکتی، ہاں جوملازمین ریٹائر ہوچکے ہوں یاملازمت چھوڑ چکے ہوں اوران کی رقم کمپنی کے ذمہ واجب الاداء ہوچکی ہوصرف وہ رقم کمپنی اپنے قابل زکوٰۃ اثاثوں سے منہا کرسکتی ہے، کیونکہ یہ کمپنی کے ذمہ دین ہے۔لیکن جوملازمین فی الحال کمپنی میں ملازمت کررہے ہیں ان کی گریجویٹی کی رقم کاچونکہ فی الحال مطالبہ متوجہ ہی نہیں ہوااور کمپنی اس رقم کواپنے دیگر رقوم کی طرح استعمال کررہی ہےاسلئے وہ رقم اپنے قابل زکوٰۃ اثاثوں سے منہا کرنا درست نہیں بلکہ خوداس رقم میں بھی زکوٰۃ واجب ہے۔

ہمارے سابقہ جواب میں بھی یہی بات اختصار کے ساتھ کہی گئی تھی، کیونکہ سابقہ جواب کی عبارت تھی کہ"کمپنی کے ذمہ جوفنڈز ملازمین کے لئے واجب الاداء ہوچکے ہوں، یعنی اگر وہ مطالبہ کریں تو کمپنی کے ذمہ وہ رقوم دینا قانوناضروری ہو الخ"اور کمپنی کے ذمہ یہ فنڈ اس وقت واجب الاداء ہوتا ہےاورملازم مطالبہ کرسکتا ہے جب ملازم کمپنی چھوڑ دے۔اس سے پہلے نہ کمپنی پر یہ رقم اداکرناضروری ہوتا ہے،اورنہ ہی ملازم اس کا مطالبہ کرسکتا ہے۔اسلئے یہ کمپنی کی مملوک رقم ہے،جس کی زکوٰۃ اداکرنا کمپنی پرواجب ہے۔

اگر کمپنی نے گزشتہ سالوں میں اس رقم پرزکوٰۃ ادانہیں کی تواس کاحساب کرکےابھی اداکردے، کیونکہ زکوٰۃ کی ادائیگی میں تاخیر سے زکوٰۃ ساقط نہیں ہوتی ،اورنہ زکوٰۃ قضاء ہوتی ہے،جب بھی ادا کی جائے وہ اداہی سمجھی جاتی ہے،اسلئے کمپنی گزشتہ تمام سالوں کی زکوٰۃ ابھی اداکردے۔واللہ اعلم بالصواب

(سید حسین احمد)

دارالافتاءجامعہ دارالعلوم کراچی

۳۰/محرم ۱۴۳۹ھ

۲۱/اکتوبر ۲۰۱۷ء

الجواب صحیح
بندہ محمد تقی عثمانی عفی عنہ
۱-۲-۱۴۳۹ھ

الجواب صحیح
احقر محمود اشرف غفراللہ
۱-۲-۱۴۳۹ھ
۲۲-۱۰-۲۰۱۷

دارالافتاء
فتوی نمبر ۱۹۲۲/۶۱

فتوی نمبر: 6920

الجواب باسمه تعالی

صورت مسئولہ میں گریجویٹی کے نام سے ملازم کے نام پر جو فنڈ الگ کیا جاتا ہے چونکہ وہ ملازم کی ملکیت میں نہیں ہوتی اور نہ ہی وہ اس پر تصرف کا اختیار رکھتا ہے بلکہ عملاوہ رقم کمپنی کے کاروبار میں لگی رہتی ہے جیسا کہ استفتاء میں اس کی وضاحت بھی ہے تو اس رقم کی زکوۃ کی ادائیگی کمپنی کے اموال زکوٰۃ کے ساتھ واجب ہے، ملازم پر واجب نہیں۔

فتاوی شامی میں ہے:

أن الزكاة تجب في النقد كيفما أمسكه للنماء أو للنفقة، وكذا في البدائع في بحث النماء التقديري. اهـ............ قوله في السراج سواء أمسكه للتجارة أو غيرها، وكذا قوله في التتارخانية نوى التجارة أولا،-

(ردالمحتار كتاب الزكاة، ٢٦٢/٢ ط:سعيد)۔ فقط واللہ اعلم

كتبہ:

محمد احمد بلتی

دارالافتاء جامعہ علوم اسلامیہ

علامہ بنوری ٹاون کراچی

٢ رمضان المبارک ١٤٣٨ھ /٢٩ مئی ٢٠١٧ء

الجواب صحیح
محمد شفیق عارف
٣/٩/١٤٣٨ھ